بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ

بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے اور تمہاری خرابی ہے ان باتوں سے جو بناتے ہو (کنز الایمان)

التنویر

لدفع ظلام

التحذیر

یعنی مسئلہ تنقیص

از قلم

ابو الفضل حضرت علامہ مولانا غلام علی قادری اشرفی علیہ الرحمۃ

شیخ القرآن والحدیث جامعہ حنفیہ دار العلوم اشرف المدارس اوکاڑہ

مسئلہ تکفیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔

اما بعد۔ یہ مقالہ بدایت قبلہ محبی و مخلصی محترم جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری اور عزیز مکرم جناب اختر شاہجہانپوری اور دیگر احباب کی فرمائش پر تحریر کیا گیا ہے۔

اس مقالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ امام اہلسنت اعلیٰحضرت مجدد دین وملت قدس سرہ العزیز نے جن اکابر دیوبند کی تکفیر کی ہے۔ وہ بالکل برحق ہے۔ دیابنہ کی وہ عبارات صریح کفر اور گستاخی ہیں۔ ہرگز مؤول نہیں ہیں۔ اور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ مندرجہ حسام الحرمین جذباتی نہیں بلکہ واقعاتی ہیں۔ اکابر علمائے عرب وعجم نے اعلیٰحضرت کے ان فتاویٰ کی تصدیق وتوثیق فرمائی ہے۔ فقیر نے برحمت اس مقالہ میں اولاً چند مسلمہ اصول نقل کیے ہیں۔ جو مسئلہ تکفیر کو صحیح طور پر سمجھنے میں ضروری مقدمہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بعدازاں مسئلہ ختم نبوت میں امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ بیان کیا ہے۔ پھر کتاب وسنت سے اس کا ثبوت نقلی۔ اسکے بعد تحذیر الناس کی عبارات کفریہ مع ان کی شرح کے بیان کی گئی ہیں۔ اور آخر میں ان تمام تاویلات فاسدہ کاسدہ کا تفصیلی طور پر پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ جو دیوبندی مناظرین اور محررین نے نانوتوی کی عبارات کو کفر سے بچانے کے لیے بے جا طور پر بیان کی ہیں۔ اور وہ تاویلات حقیقت میں تمام دیوبندی علماء کی محنت اور کاوش کا آخری نتیجہ ہیں۔ اسی لیے مولوی محمد منظور سنبھلی نے ان تحریفات اور مردودات کا نام بھی معرکۃ القلم الملقب بہ فیصلہ کن مناظرہ رکھا ہے۔ یہ مقالہ فی الحال مجموعہ "انوار الرضا" کے لیے مرتب کیا گیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو انشاء اللہ اس میں باقی عبارات دیوبندیہ پر تفصیلی بحث شامل کی جائے گی اور الگ بھی اسکو شائع کیا جائیگا۔

احقر الافقر غلام علی القادری غفر لہٗ ولوالدیہ ولمشائخہ

اوکاڑہ ضلع ساہیوال

۵۔ دیوبندی مناظر کا اعترافِ حقیقت:۔

اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ بالکل صحیح ہے۔ چنانچہ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی لکھتے ہیں: "بعض علمائے دیوبند کو خانصاحب بریلوی فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں جانتے (جیسا کہ قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں لکھا ہے) چوپائے و مجانین کے علم کو آپکے علم کے برابر کہتے ہیں۔ (جیسا کہ حفظ الایمان میں تھانوی کی عبارت ہے) شیطان کے علم کو آپکے (صلے اللہ علیہ وسلم) علم سے زائد کہتے ہیں لہٰذا وہ کافر ہیں۔ تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ خانصاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے۔ مرتد ہے۔ ملعون ہے لاؤ ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ یہ عقائد بیشک کفریہ عقائد ہیں (اشد العذاب ص ۱۲، ۱۳)۔

اگر خانصاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سمجھا تو خانصاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔ جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لیے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے۔ تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں، چاہے وہ لاہوری ہوں یا قادیانی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے۔

کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ (اشد العذاب ص ۱۳، ص ۱۴)۔

۶۔ کلمات کفر بکنے والا جب تک اپنے ان کفریات سے توبہ نہ کرے اسکا دعویٰ اسلام بیکار ہے۔ دربھنگی اسی اشد العذاب میں لکھتا ہے۔

"مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں، جن میں ختم نبوت کا اقرار ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمتِ شان کا اقرار ہے۔ اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ماں کے پیٹ سے کافر نہ تھے۔ ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ دجّال تھے اسوجہ سے ان کے کلام میں باطل کے ساتھ حق بھی ہے۔ تو پہلی عبارات مفید نہیں۔ جب تک کوئی ایسی عبارت نہ دکھائیں، کہ میں نے جو فلاں معنی ختم نبوت کے کیے ہیں وہ غلط ہیں۔ صحیح معنے یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی بھی نبی حقیقی نہ ہوگا یا عیسیٰ علیہ السلام کو جو فلاں جگہ گالیاں دی ہیں کافر ہو گیا تھا۔ اس سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں، ورنہ دیسے تو مرزا صاحب اور تمام مرزائی الفاظ اسلام ہی کے بولتے ہیں